كلمة المدير

اہل مدارس کیلئے لمحہ فکریہ!

دینی مدارس میں عموماً سال کا آغاز شوال جبکہ اختتام شعبان میں ہوتا ہے آجکل اکثر مدارس اور جامعات میں سالانہ امتحانات اور اختتامی تقریبات منعقد ہونے کے ساتھ فارغ التحصیل طلبہ کی دستار بندیاں ہورہی ہیں۔ جواب اپنی عملی زندگی کا آغاز کریں گے۔ جن طلبہ میں علمی استعداد علوم وفنون میں رسوخ فقہی مسائل پر گہری نظر معاشرتی وسماجی زندگی کا شعور، عقیدے کی پختگی، کتاب وسنت کے منہج کو حکمت وبصیرت کے ساتھ پیش کرنے کا اسلوب پایا جاتا ہے وہ یقیناً عملی زندگی میں کامیاب وکامران ہیں۔ ایسے ادارے جو روز اول سے طلبہ میں یہ صلاحیت پیدا کرنے کی سعی کرتے ہیں ان کی کارکردگی بہت عمدہ اور بہتر ہوتی ہے۔ ایسے ادارے مبارک باد کے مستحق ہیں۔ ان کے منتظمین اور اساتذہ کو ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ان کے ہاں اچھی تعلیم اور بہترین تربیت معیار قرار پاتی ہے۔ جبکہ بعض اداروں کے ہاں معیار تعلیمی برتری نہیں بلکہ تعداد ہے۔ ان کے ہاں آخری کلاسوں میں طلبہ کی تعداد ادارے کے حجم سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ جبکہ نچلی کلاسوں میں طلبہ ندارد؟ آخری کلاس میں ایسے طلبہ کو بھی داخلہ دے دیا جاتا ہے جن کی علمی استعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ یا وہ طلبہ جو اخلاقی مجرم بھی ہوتے ہیں لیکن انہیں داخلہ دیکر ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے یہ طلبہ محنت سے جی چراتے ہیں اور محض وقت گزاری کے لئے مدارس میں قیام کرتے ہیں فارغ ہوکر معاشرے کی اصلاح کی بجائے بگاڑ اور تخریب کا سبب بنتے ہیں۔ علم میں ناپختگی اور دینی مسائل سے عدم واقفیت کی وجہ سے جگ ہنسائی کا سبب بنتے ہیں مختلف مسائل میں الجھنیں پیدا کرتے ہیں۔ عربی زبان نہ آنے کے باعث براہ راست کتاب وسنت سے استنباط کا ملکہ نہیں رکھتے۔ جس کے باعث روزمرہ کے مسائل سے بھی واقف نہیں ہوتے ایسے حضرات خود بھی مسائل کا شکار ہوتے ہیں اور انکے مقتدی بھی پریشان!

ہم ان سطور کے ذریعے مدارس کے مہتمم حضرات کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہیں گے کہ وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کریں۔ تعلیمی ماحول پیدا کریں جو طلبہ کیلئے باعثِ کشش ہو جس سے ان میں دلچسپی پیدا ہو۔ اہل مدارس کو یہ بات بخوبی جان لینی چاہیے کہ یہ دور دوبارہ علم وتحقیق کی طرف گامزن ہو چکا ہے۔ آنے والے وقت میں وہی شخص صاحب عزت وشرف ہوگا جو اپنے فن میں کمال درجے کو پہنچا ہوگا۔ اب یہ مزاج بن چکا ہے اور پوری دنیا میں کسی قوم کی ترقی کا معیار ان میں اعلی تعلیم یافتہ لوگوں کی تعداد کے پیش نظر کیا جاتا ہے۔ یہ تعلیم کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتی ہو جن اقوام نے اس کی پیش بندی کرلی ہے اور وہ ہمہ تن گوش ہوکر تعلیم پر توجہ دے رہے ہیں۔ آج دنیا پر ان کی گرفت مضبوط ہورہی ہے۔ انہی علوم کے ذریعے وہ عالمگیریت قائم کرنا چاہتے ہیں اسی لئے تمام ترقی یافتہ ممالک میں بھی زیادہ سے زیادہ تعلیم یافتہ افراد پیدا کرنے کی دوڑ شروع ہو چکی ہے۔ حالانکہ یہ سب کچھ مادیت کے حصول کیلئے ہے۔

اب ہم اہل مدارس کیلئے لمحہ فکریہ ہے کہ صرف دینی علوم پڑھاتے ہیں اس اساسی اور بنیادی تعلیم میں ہم کس حد تک کامیاب ہیں ہمارے ادارے طلبہ میں علم میں رسوخ کے ساتھ کہاں تک تحقیق کا شوق پیدا کرتے ہیں جدید موضوعات پر ان کے پاس کیا معلومات ہیں اور خاص کر دنیا کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کیلئے کیا جدید اسلوب اختیار کیے ہیں۔

ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ امت مسلمہ کی رہنمائی کا فریضہ ہمارے ذمہ ہے ہمیں سنجیدگی کے ساتھ اس موضوع پر غور فکر کرنا چاہیے ہم نے آنے والے وقت کیلئے کتنے ماہرین تعلیم تیار کیے ہیں۔ کتنے فرض شناس اور رہنما پیدا کیے اس لئے ہم تمام مدارس کے ذمہ داران سے یہ گزارش کریں گے کہ وہ ارباب فکر ودانش سے مشاورت کریں اور مدارس کی تعلیمی ساکھ کو بہتر بنانے کیلئے کوئی مشترکہ لائحہ عمل تیار کریں۔ اور پورے خلوص سے اپنی ذمہ داری کو ادا کریں۔ ہمیں امید ہے کہ ان معروضات پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے گا۔

ماہ رمضان المبارک اور اسکے تقاضے !

یاایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب الذین من قبلکم لعلکم تتقون

ماہ رمضان مسلمانوں کے لئے نہایت متبرک مہینہ ہے جس میں تمام مسلمان عبادت ریاضت اور تزکیہ نفس میں مصروف ہوتے ہیں۔ یہی وہ ماہ مبارک ہے جس میں نیکیوں کا اجر کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ رمضان شریف میں روزے نفس کی پالیدگی، نیت کی پاکیزگی کے ساتھ تقوی اور پرہیز گاری کا ایک ایسا جامع تصور پیدا کردیتے ہیں کہ انسان ایک ایک قدم پھونک کر رکھتا ہے نیکی اور عمل صالح کی طرف رجحان بدی اور عمل سوء سے اجتناب کا جذبہ اجاگر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تقرب اسکی رضا اور خوشنودی مقصود ومطلوب ہوتی ہے جس کیلئے ہر وہ عمل کیا جاتا ہے جسکا حکم رب کریم نے دیا ہے اور اسکی مخلوق کے ساتھ بھلائی خیر خواہی صلہ رحمی، ہمدردی کرتا ہے۔ جس سے ایک صالح معاشرہ پروان چڑھتا ہے۔ روزے کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے جس عمل کو تیس دن دھرایا جائے اور پورا دن جسکا تصور ذہن میں رہے اور بار بار اسکا احساس ہوتا رہے۔ وہ انسان کو بہت محتاط بنادیتا ہے۔ تاکہ اسکا عمل ضائع نہ ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور حکم عدولی سے پرہیز کرتا ہے۔ منکرات سے دور بھاگتا ہے تاکہ سرکشی کرنے والوں میں اسکا شمار نہ ہو حدیث میں آتا ہے رسول اکرم ﷺ فرماتے جب رمضان آتا تو منادی کرنے والا منادی کرتا ہے "یا باغی الخیر اقبل و یا باغی الشر اقصر"

ہمارے معاشرے میں جو بگاڑ پیدا ہو چکے ہیں اخلاقی گراوٹ، اشیاء خوردنی میں ملاوٹ، اخلاق باختہ مناظر، ظلم وزیادتی، چوری ورہزنی، قتل وغارت، اغوا برائے تاوان، انصاف میں تاخیر، رشوت خوری، دیگر جرائم اس قدر جڑ پکڑ چکے ہیں کہ ان کے خاتمے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی جس میں روز افروں اضافہ ہو رہا ہے۔ اصلاح احوال کی یہی ایک صورت نظر آتی ہے کہ انسانوں میں تقوی ہ پرہیز گاری پیدا کی جائے جس کیلئے روزوں سے بہتر کوئی عمل نہیں۔ الصوم جُنة کہ روزہ ڈھال ہے انسان بدی اور برائی کا

ارادہ کرتا ہے مگر روزہ راستے میں حائل ہو جاتا ہے۔ یہی ایک سبیل ہے جس کے ذریعے ہم ایک اچھا معاشرہ قائم کر سکتے ہیں۔ رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ ابھی سے اس کے استقبال کی تیاریاں کرنی چاہیئے۔ اور ہر شخص کو خواہ وہ زندگی کے کسی شعبہ سے وابستہ ہو یہ عزم کرے کہ وہ اپنی اصلاح کرے گا۔ اور رمضان کے احترام اور اس کے تقاضوں کو پورا کرے گا۔ اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ برائیوں سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے توبہ کرے گا۔ اسلامی معاشرے کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کرے گا۔ یہی رمضان المبارک کا مقصد اور مطلوب ہے۔ یہی اسکا پیغام ہے امید ہے ہر شخص اپنی جگہ عزم صمیم کے ساتھ عمل کی کوشش کرے۔ وما توفیقی الا با اللہ

خانیوال میں منعقدہ دوروزہ علماء کانفرنس کی سفارشات!

جامعہ سعیدیہ خانیوال میں 27-28 اگست کو دوروزہ علماء کانفرنس پورے تزک احتشام کے ساتھ منعقد ہوئی۔ جسکی صدارت ممتاز عالم دین، شیخ الحدیث اور مفتی اسلام حضرت علامہ حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ نے فرمائی۔ جبکہ کانفرنس کے منتظم اعلیٰ معروف سکالر و محقق ڈاکٹر حافظ عبد الرشید اظہر تھے۔ کانفرنس کا موضوع اسلام اور عالمی امن تھا۔ کانفرنس کی مختلف نشستیں منعقد ہوئیں جس میں ممتاز دانشوروں سکالروں شیوخ الحدیث اور مبلغین نے خطاب کیا۔ دلائل اور براھین کی روشنی میں نہایت فکر انگیز مقالے پیش کیے۔ کانفرنس میں مختلف قراردادوں کے ساتھ ایک متفقہ اعلامیہ بھی جاری کیا گیا۔ یہ کانفرنس اپنے مقاصد میں بے حد کامیاب رہی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ کانفرنس کے اعلامیے کو عملی شکل دی جائے۔ کانفرنس میں اس بات کو شدت کے ساتھ محسوس کیا گیا کہ اسلام کا صحیح اور حقیقی تعارف پیش کرنے کی ضرورت ہے خصوصاً ذرائع ابلاغ کو چاہیے کہ وہ اسلام کے بارے میں کوئی استفسار ہو تو صرف معتبر اور مستند علماء سے رجوع کریں۔ دینی علوم سے بے بہرہ بعض لوگ اسلام کے بارے میں ایسی تشریحات پیش کر رہے ہیں جسکی وجہ سے بہت سے شکوک وشبہات پیدا ہوئے ہیں۔ اعلامیہ میں علماء سے اپیل کی گئی ہے کہ عوام میں یہ شعور پیدا کریں کہ وہ بھی اسلامی تعلیمات اور معرفت حاصل کرنے کیلئے ایسے علماء کی طرف رجوع کریں جو صحیح معنوں میں کتاب و سنت کے حاملین ہوں۔ اور دینی علوم سے بہرہ مند ہوں۔ بعض نام نہاد سکالر اور جہلاء ذرائع ابلاغ پر اسلام کی حقیقی روح کے خلاف ایسی باتیں کرتے ہیں۔ جس سے بہت سی غلط فہمیاں جنم لیتی ہیں ایسے لوگوں کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے۔ اور ان غلط فہمیوں کے ازالے کیلئے تمام علماء کو مربوط اور سنجیدہ کوششیں کرنی چاہئیں اور امت کی بہتر رہنمائی کرنی چاہیے۔

کانفرنس میں اس بات پر بھی اتفاق کیا گیا کہ امت مسلمہ کو درپیش مسائل کا بھرپور جائزہ لیا جائے۔ اور جدید تقاضوں کے مطابق اسکا حل تلاش کیا جائے موجودہ حالات میں فہم اسلام کو جوش خطابت کی بجائے حکمت و بصیرت اور متانت و سنجیدگی کے ساتھ پیش کیا جائے۔ کانفرنس میں اس بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا کہ بعض عناصر عمداً علماء کے خلاف پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ لہذا یہ سلسلہ فوراً موقوف کیا جائے ملک میں بڑھتی ہوئی بد امنی، چوری، رہزنی، قتل وغارت، اغوا برائے تاوان پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ حکومت فوراً اس کا نوٹس لے لوگوں کو تحفظ فراہم کرے اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دے۔ کانفرنس میں عراق اور افغانستان میں مسلمانوں کے قتل عام پر شدید احتجاج اور مطالبہ کیا گیا کہ ان ملکوں سے بیرونی افواج کو فوراً واپس جانا چاہیے اور عوام کو اپنی مرضی کی حکومت قائم کرنے کی اجازت دی جائے اور مسلم امہ کو درپیش تنازعات کا منصفانہ حل تلاش کیا جائے عالمی امن قائم کرنے کیلئے ضروری ہے۔

مولانا محمد ابراہیم سلفی کا سفاکانہ قتل

گذشتہ دنوں عالم باعمل اور جماعۃ الدعوۃ کے مخلص رہنما مولانا محمد ابراہیم سلفی کو بعض نامعلوم افراد نے نہایت بے رحمی کے ساتھ ان کے گھر کی دھلیز پر شہید کر دیا۔ اور مجرم فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ آج سے کچھ سال پہلے بھی مولانا پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ جس کے نتیجہ میں آپ شدید زخمی ہو گئے تھے۔ اب کی تازہ کاروائی ان کی شہادت کا باعث بنی۔ ان للہ و ان الیہ راجعون۔

مولانا کا شمار معروف علماء میں ہوتا تھا۔ آپ نے اسلام کی دعوت کیلئے زندگی وقف کر رکھی تھی۔ اور عرصہ دراز سے ٹاؤن شپ میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے اللہ تعالیٰ آپکی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ آپ کی شہادت نے بہت سارے سوالوں کو جنم دیا ہے۔ موجودہ حکومت کو اس پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے اور ان کے جوابات تلاش کرنا چاہئیں۔

مولانا کا قتل کسی عام قصبے یا شہر میں نہیں ہوا بلکہ لاہور جیسے بارونق اور ہمہ وقت سیکورٹی سے بھرپور شہر میں ہوا۔ اس کے باوجود قاتل فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے؟ مولانا کے قتل کے محرکات کیا تھے؟ اور قاتل اس کے ذریعے کیا مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ امن وامان کی صورت حال غیر تسلی بخش ہے۔ اس واقعہ سے لوگ مزید عدم تحفظ کا شکار ہوئے ہیں حکومت کو اس سانحہ کا سختی سے نوٹس لینا چاہیے۔ اور جلد از جلد مجرموں کو گرفتار کر کے حقائق کو منظر عام پر لانا چاہیے۔ اور انہیں قرار واقعی سزا دینی چاہیے

ادارہ جامعہ سلفیہ مولانا کی شہادت پر تمام متعلقین اور لواحقین کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اور انکی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا گو ہے۔ اور اللہ تعالیٰ مولانا کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

سنتا جا شرماتا جا!

گذشتہ روز پنجاب اسمبلی میں اس وقت دلچسپ صورت حال پیدا ہو گئی جب بعض ارکان نے رمضان المبارک میں شراب کی فروخت پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا۔ اس مطالبے کی حمایت میں مسیحی ارکان بھی شامل ہو گئے۔ اور مطالبہ کیا کہ مسیحی برادری کو بھی پرمٹ جاری نہ کیئے جائیں جس پر صوبائی وزیر احسان قاضی (جو خیر سے مسلمان ہیں) نے کہا کہ شراب کے پرمٹ مسیحی برادری کے علاوہ دیگر غیر مسلم بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس پر مسیحی رکن اسمبلی کامران مائیکل نے کہا کہ انجیل کی تعلیم کے مطابق عیسائیت میں بھی شراب حرام ہے۔ لہذا مسیحی ارکان نے ایک قرارداد شراب کے خلاف پیش کرنا چاہی جو مفاد عامہ کے خلاف قرار دیکر مسترد کر دی گئی۔

اسلام میں شراب حرام ہے۔ اسکی حرمت کا تعلق رمضان یا غیر رمضان سے نہیں ہے۔ حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ہر حال میں اس پر پابندی لگائے۔ جبکہ اقلیتی مسیحی ارکان بھی یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ شراب کی فروخت پر ہمیشہ کیلئے پابندی لگائیں تو پھر کونسا امر مانع ہے کہ حکومت پابندی نہیں لگاتی محض ایکسائز ٹیکس کی وصولی کی خاطر اگر حکومت یہ پابندی نہیں لگاتی تو یہ بات باعث شرم ہے۔

شراب کو ام الخبائث بھی کہا گیا ہے کیونکہ نشے کی حالت میں انسان حلال حرام کی تمیز نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی اسے رشتوں کے تقدس کا احساس رہتا ہے انسانی صحت کیلئے نہایت مضر ہے اور دولت کے ضیاع کا بہت بڑا ذریعہ بھی۔ لہذا حکومت کو پہلی فرصت میں یہ قدم اٹھانا چاہیے اور اس پر ہمیشہ کیلئے پابندی عائد کر دینی چاہیے۔